© rasailojaraid.com

بما یتہا شاء (فتح القدیر)

لیکن اس کی دلیل انھوں نے ذکر نہیں فرمائی کہ کیوں ؟ ہمارے نزدیک صحیح یہ ہے کہ مسنون وقت کے اندر اندر جتنے وظائف اس سے پڑھے جا سکتے ہیں پڑھ سکتا ہے ۔ لیکن احادیث میں یہ تحدید نہیں آئی کہ مسنون اوراد میں سے صرف ایک آدھ پڑھے، بہرحال جمہور کا مذہب یہی ہے کہ سنتوں سے پہلے مسنون اذکار پڑھ سکتا ہے، حافظ ابن حجر لکھتے ہیں:

ویؤخذ من مجموع الادلة ان للامام احوالاً لان الصلوٰة اما ان تکون مما یتطوع بعدھا اولا یتطوع، الاول اختلف فیہ ھل یتشاغل قبل التطوع بالذکر الماثور ثم یتطوع وھذا الذی علیہ عمل الاکثر وعند الحنفیة یبدأ بالتطوع وحجة الجمہور حدیث معاویة (فتح الباری باب مکث الامام فی الصلوٰة بعد السلام)

حافظ ابن حجر نے جو حدیث معاویہ ذکر کی ہے وہ مسلم میں ہے:

قال السائب بن یزید انہ صلی مع معاویة الجمعة فتنفل بعدھا فقال لہ معاویة اذا صلیت الجمعة فلا تصلھا حتی تتکلم او تخرج فان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امرنا بذلک ۔ (فتح)

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: اس پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس سے مراد جگہ کی تبدیلی ہو سکتی ہے، ذکر مسنون نہیں۔

ویمکن ان یقال لا یتعین الفصل بین الفریضة والنافلة بالذکر بل اذا تنحی من مکانہ کفی (فتح)

لیکن فرماتے ہیں، دوسری جن روایات میں فرضوں کے بعد اذکار کا ذکر آیا ہے ۔ اس سے "ذکر ماثور" کی ترجیح ثابت ہو جاتی ہے ۔

ویترجح تقدیم الذکر الماثور بتقییدہ فی الاخبار الصحیحة بدبر الصلوٰة (فتح)

اور یہی حق ہے ۔ کمامر!

جگہ کی تبدیلی ۔ یہ مسنون امر ہے اور مطلوب ہے ۔ امام اور مقتدی کے لیے یکساں ہے مگر کچھ بزرگوں نے اسے صرف امام کے لیے مخصوص کرنے کی کوشش فرمائی ہے اور اس سلسلے میں بعض صحابہ اور تابعین کے آثار بھی ملتے ہیں (مصنف عبدالرزاق وابن ابی شیبة) تاہم ان سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی نمازی فرض پڑھ کر جگہ تبدیل کیے بغیر وہاں ہی سنتیں پڑھے تو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور اس میں اختلاف بھی نہیں ہے۔ کیونکہ جو حضرات جگہ تبدیل کرنے کو کہتے ہیں، وہ اولیٰ کہہ کر کہتے ہیں، بہر حال جو حضرات جگہ تبدیل کرنے کے حق میں ہیں ان کی دلیل یہ ہے۔

حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ امام کو چاہیے کہ اپنی جگہ تبدیل کرلے۔

لایصلی الامام فی الموضع الذی صلی فیہ حتی یتحول (رواہ ابوداؤد وقال: عطاء الخراسانی لم یدرک المغیرۃ بن شعبۃ) یعنی یہ روایت منقطع ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ کیا تم سے یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ فرض پڑھ کر ادھر ادھر جگہ تبدیل کرلیا کرو۔

ایعجز احدکم ... ان یتقدم او یتاخر او عن یمینہ او عن شمالہ زاد فی حدیث حماد فی الصلوٰۃ ای فی السبحۃ (رواہ ابوداؤد وقال البخاری ویذکر عن ابی ہریرۃ رفعہ لا یتطوع الامام فی مکانہ لم یصح وقال الحافظ: وذلک لضعف اسنادہ واضطرابہ تفرد بہ لیث بن ابی سلیم وھو ضعیف وقال: وقد ذکر البخاری الاختلاف فیہ فی تاریخہ وقال لم یثبت ھذا الحدیث)

حضرت معاویہؓ فرماتے ہیں کہ: بات کرلیں یا جگہ تبدیل کرلیں پھر سنتیں پڑھیں۔ حضورؐ نے ایسا ہمیں حکم دیا ہے، یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی کہے کہ اس سلسلے میں حدیث ثابت نہیں ہے تو ہم کہیں گے ثابت ہے۔

فان قیل لم یثبت الحدیث فی التنحی قلنا قد ثبت فی حدیث معاویۃ حتی نخرج (فتح)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ سنت یہی ہے کہ امام جگہ تبدیل کرکے کھڑے ہوں۔

من السنۃ ان لا یتطوع الامام حتی یتحول من مکانہ (رواہ ابن ابی شیبۃ وقال الحافظ: روی ابن ابی شیبۃ باسناد حسن (فتح)

امام بخاریؒ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ وہ جہاں فرض پڑھتے وہاں سنتیں بھی پڑھ لیا کرتے تھے۔

عن نافع کان ابن عمر یصلی فی مکانہ الذی صلی فیہ الفریضۃ (بخاری)

عبدالرزاق کی روایت میں ہے کہ:

وکان اذا صلی المکتوبۃ سبح مکانہ (عبدالرزاق)

© rasailojaraid.com